پھر مسلمان بھی اپنی من مانی کرنے میں آزاد ہوگئے۔ اور انہوں نے اپنے ووٹ کا استعمال کانگریس کو سبق سکھانے کے لیے کرنا ہی مناسب سمجھا۔ بابری مسجد کی مسماری نے ہندوستانی مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے انصاف پسند انسانوں کے دلوں کو رنج و غم سے چھلنی کر دیا ہندوستان کے شریف ہندوؤں کو بھی بابری مسجد کی مسماری نے اسی طرح رونے پر مجبور کیا جس طرح مسلمان روئے اور بلبلائے۔ ظاہر ہے کہ اس سے سیکولرازم کی بنیاد میں شگاف پڑا اور فرقہ پرست طاقتیں کھلے عام ہندوستان میں وہ سب کرنے پر اتر آئیں جو ملک کی یکجہتی و اتحاد کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ آخر اس صورت حال کو زیادہ دن کون برداشت کرسکتا تھا انڈین نیشنل کانگریس نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور شریمتی سونیا گاندھی کی قیادت میں کانگریس نئے عزم نئے ولولہ اور جوش کے ساتھ میدان میں اتری اور اس نے مسلمانوں کے ساتھ دیگر اقلیتوں دلتوں کے زخموں پر مرہم رکھا جو کچھ ہوا اسے بھول جانے اور آئندہ ایسا کچھ نہ ہونے کا یقین دلایا گیا۔ دلت بھی مسلمان بھی اور اقلیتوں کے دیگر طبقے بھی کانگریس کی طرف جھک گئے کانگریس کی حمایت کرنے پر آمادہ و مائل ہوئے جس کی وجہ سے کانگریس ان اسمبلی انتخابات میں زبردست اکثریت سے کامیابی سے ہمکنار ہوگئی۔ دہلی اور راجستھان میں تو کانگریس نے ریکارڈ کامیابی حاصل کی اور مدھیہ پردیش میں اس نے اپنی پوزیشن کو قائم رکھا۔ میزورم میں مقامی حالات کے زیر اثر عوام نے اپنے حق رائے دہندگی کا استعمال کر کے اس پارٹی کو کامیاب کرایا جو اس کے مسائل کو حل کرنے کی طرف زیادہ دھیان سے توجہ دینے کا وعدہ کرتی رہی۔ ملک کے حالات پر وہاں کوئی اثر نہ دکھائی دیا۔ ہندوتو کا وہاں کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ اس لئے وہاں وہ ہی پارٹی کامیاب ہوئی جو مقامی حالات کے تحت عوام کی توقعات پر پوری اُترتی دکھائی دی۔

ایک طرف تو بی جے پی کہتی ہے کہ وہ ہندوستان کے سیکولر آئین کی ہر طرح حفاظت کرے گی دوسری طرف اس کی پارٹی کے کئی ذمہ دار افراد ہندوستان کے اسکولوں میں کالجوں میں کسی مذہب کی مخصوص دعاؤں کو پڑھانے کی لازمی پابندی کرنے کی بات کرنے لگے ہیں۔ سرسوتی وندنا اور بندے ماترم ایک مورتی سامنے رکھ کر پڑھنے کے لئے یوپی حکومت کی طرف سے ضروری کرنے کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں۔ تو ہندوستان کی سیاست میں زبردست تہلکہ مچ گیا۔ سیکولرزم کی دہائی دینے والے